بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

مکرم طاہر عارف صاحب مرحوم سابق صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 30؍اگست 2019 بمقام مسجد بیت الفتوح (مورڈن) برطانیہ

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بدری صحابہ کے ذکر میں جن صحابی کا آج پہلے میں ذکر کروں گا ان کا نام ہے حضرت عتبہ بن مسعود ھذلیؓ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود آپ کے حقیقی بھائی تھے۔آپ مکہ میں ابتدائی اسلام لانے والوں میں سے تھے۔حبشہ کی طرف دوسری مرتبہ ہجرت کرنیوالوں میں آپ شامل تھے۔ حضرت عتبہ بن مسعود اصحاب صفہ میں سے تھے۔اصحاب صفہ کے بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ:

مسجد کے ایک گوشے میں ایک چھت دار چبوترہ بنایا گیا تھا جسے صفہ کہتے تھے۔یہ ان غریب مہاجرین کے لئے تھا جو بے گھر بار تھے۔یہ لوگ یہیں رہتے تھے اور اصحاب الصفہ کہلاتے تھے۔ان کا کام گویا دن رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنا،عبادت کرنا اور قرآن شریف کی تلاوت کرنا تھا۔ان لوگوں کا کوئی مستقل ذریعہ معاش نہ تھا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود ان کی خبر گیری فرماتے تھے،بعض اوقات آپ خود فاقہ کرتے تھے اور جو کچھ گھر میں ہوتا تھا وہ اصحاب الصفہ کو بھجوا دیتے تھے۔انصار بھی ان کی مہمانی میں حتی المقدور مصروف رہتے تھے اور ان کے لئے کھجوروں کے خوشے لا لا کر مسجد میں لٹکا دیا کرتے تھے لیکن اس کے باوجود ان کی حالت تنگ رہتی تھی اور بسا اوقات فاقہ تک نوبت پہنچ جاتی تھی اور یہ حالت کئی سال تک جاری رہی حتی کہ کچھ تو مدینہ کی آبادی کی وسعت کے نتیجہ میں ان لوگوں کے لئے کام نکل آیا اور کچھ قومی بیت المال سے امداد کی ان کی صورت پیدا ہوگئی۔

یہ لوگ دن کو بارگاہ نبوت میں حاضر رہتے اور حدیثیں سنتے۔ان میں سے کسی کے پاس چادر اور تہہ بند دونوں چیزیں کبھی ایک ساتھ جمع نہ ہوسکیں۔چادر کو گلے سے اس طرح باندھ لیتے تھے کہ رانوں تک لٹک آتی تھی۔حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہی بزرگوں میں سے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے اہل صفہ میں سے ستر اشخاص کو دیکھا کہ ان کے کپڑے ان کی رانوں تک بھی نہیں پہنچتے تھے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہیں سے صدقہ آتا تو آپؐ ان کے پاس بھیج دیتے اور جب دعوت کا کھانا آتا تو ان کو بلا لیتے اور ان کے ساتھ بیٹھ کر کھاتے۔اکثر ایسا ہوتا کہ راتوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مہاجرین وانصار پر تقسیم کر دیتے یعنی اپنے مقدور کے موافق ہر شخص ایک ایک دو دو اپنے ساتھ لے جائے اور رات کو ان کو کھانا کھلائے۔حضرت سعد بن عبادۃ ایک صحابی تھے جو نہایت فیاض اور دولت مند تھے وہ کبھی کبھی اسّی اسّی مہمانوں کو اپنے ساتھ لے جایا کرتے تھے۔اہل صفہ کی تعداد مختلف وقتوں میں مختلف رہی تھی۔کم سے کم بارہ اور زیادہ سے زیادہ چھ سو صحابہ کرام بتائی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ساتھ نہایت انس تھا ان کے ساتھ مسجد میں بیٹھتے ان کے ساتھ کھانا کھاتے اور لوگوں کو ان کی تعظیم وتکریم پر آمادہ

کرتے۔ ایک بار اہل صفہ کی ایک جماعت نے بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں شکایت کی کہ کھجوروں نے ہمارے پیٹ کو جلا دیا ہے صرف کھجوریں ہی کھانے کو ملتی ہیں اور کچھ ملتا نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ کہتے ہو کہ ہمارے پیٹوں کو کھجوروں نے جلا دیا ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کھجور ہی اہل مدینہ کی غذا ہے۔ لوگ اسی کے ذریعہ سے ہماری مدد بھی کرتے ہیں اور ہم بھی انہی کے ذریعہ سے تمہاری مدد کرتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم ایک یا دو مہینے سے اللہ کے رسول کے گھر میں دھواں نہیں اٹھا ہے۔ یعنی میں نے بھی صرف پانی اور کھجور پر بسر اوقات کی ہے اور میرے گھر والوں نے بھی۔ بہر حال یہ اصحاب کامل وفا کے ساتھ وہیں بیٹھے رہتے تھے۔ جب یہ پڑھ لکھ گئے تو پھر یہ قاری بھی کہلانے لگ گئے اور پھر دوسروں کو تعلیم دینے کے لئے بھی انکو بھیجا جاتا تھا۔ بعد میں انہی اصحاب میں سے بہت سے بڑے بڑے عہدوں پر بھی فائز ہوئے۔

صحیح بخاری میں حضرت عتبہ بن مسعود کا ذکر ان صحابہ کرام کی فہرست میں کیا گیا ہے جو غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے۔ حضرت عتبہ بن مسعود کی حضرت عمر بن خطاب کے دور خلافت میں 23 ہجری میں مدینہ میں وفات ہوئی اور حضرت عمر نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جب حضرت عتبہ بن مسعود کا انتقال ہوا تو آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعود کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ بعض لوگوں نے آپ سے کہا کہ کیا آپ روتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ میرے بھائی تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں میرے ساتھی تھے اور حضرت عمر بن خطاب کے علاوہ سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب تھے۔

اگلے جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت عبادة بن صامت۔ یہ انصاری تھے۔ بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ میں یہ شریک تھے۔ انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنو عوف بن خزرج کے سردار تھے۔ حضرت اوس بن صامت حضرت عبادة کے بھائی تھے۔ حضرت اوس بھی بدری صحابی تھے۔ حضرت عبادة غزوہ بدر احد خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ حضرت عبادة 34 ہجری میں رملہ فلسطین میں فوت ہوئے۔ بعض کے مطابق بیت المقدس میں فوت ہوئے اور وہیں تدفین ہوئی اور ان کی قبر آج بھی معروف ہے۔ وفات کے وقت ان کی عمر 72 سال تھی ان کا قد لمبا جسم فربہ اور بہت خوبصورت تھا۔ حضرت عبادة بن صامت کی روایات کی تعداد ایک سو اکاسی 181 تک پہنچتی ہے۔ عقبہ کی رات یہ بھی سرداروں میں سے ایک سردار تھے۔

ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبادة کو بعض صدقات کا عامل بنایا اور انہیں نصیحت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن تم اونٹ کو اپنے اوپر لادے ہوئے ہو اور وہ بلبلاتا ہو یا گائے کو لادے ہوئے آ ؤ اور اس کی آواز نکل رہی ہو یا بکری کو لادے ہوئے آ ؤ اور وہ ممیاتی ہو یعنی کہیں خیانت نہ ہو جائے۔ ایسا نہ ہو کہ صدقات کی صحیح طرح حفاظت نہ کر سکو یہ نہ ہو کہ زکوۃ یا صدقات میں یہ چیزیں آرہی ہیں تم صحیح طرح ان کی تقسیم کا اور ان کی حفاظت کا حق نہ ادا کر سکو اور پھر قیامت کے دن وہی چیزیں تمہارے پہ بوجھ بن جائیں گی۔ حضرت عبادة بن صامت نے یہ سن کے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں تو دو آدمیوں پر بھی عامل نہ بنوں گا میری تو یہ حالت ہے کہ میں تو کسی کا کوئی بوجھ برداشت کر ہی نہیں سکتا اس لئے مجھے نہ بنائیں تو ٹھیک ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں انصار میں سے پانچ آدمیوں نے قرآن کو جمع کیا تھا اُن کے نام یہ ہیں: حضرت معاذ بن جبل، حضرت عبادة بن صامت، حضرت ابی بن کعب، حضرت ابو ایوب انصاری اور حضرت ابودرداء۔

حضرت یزید بن سفیان نے فتح شام کے بعد حضرت عمر کو لکھا کہ اہل شام کو ایسے معلم کی ضرورت ہے جو انہیں قرآن سکھائے اور دین کی سمجھ بوجھ دے تو حضرت عمر نے حضرت معاذ، حضرت عبادة اور حضرت ابودرداء کو بھیجا۔ حضرت عبادة نے جا کر فلسطین میں قیام کیا۔ جنادة سے مروی ہے کہ میں جب حضرت عبادة کے پاس حاضر ہوا تو میں نے انہیں اس حالت میں پایا کہ انہیں اللہ کے دین کی خوب سمجھ تھی۔ جب مسلمانوں نے

ملک شام کو فتح کیا تو حضرت عمر نے حضرت عبادۃ اور ان کے ساتھی حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابو درداء کو شام بھجوایا تا کہ وہاں لوگوں کو قرآن کریم کی تعلیم دیں اور ان کو دین سکھائیں۔ حضرت عبادۃ فلسطین چلے گئے وہاں امیر معاویہ نے ایک معاملہ میں مخالفت کی جس کو حضرت عبادۃ ناپسند کرتے تھے۔ امیر معاویہ نے اس پر سخت کلامی کی تو حضرت عبادۃ نے کہا کہ میں ہرگز آپ کے ساتھ ایک سرزمین میں نہ رہوں گا پھر وہ مدینہ چلے گئے حضرت عمر نے پوچھا کہ تمہیں کیا چیز ادھر لے آئی ہے۔ حضرت عبادۃ نے حضرت عمر کو ساری بات بتائی۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ تم اپنی جگہ واپس چلے جاؤ۔ اللہ ایسی زمین کو خراب کر دے گا جس میں تم یا تمہارے جیسا کوئی اور نہ ہوا۔ اس لئے تمہارا واپس جانا ضروری ہے اور امیر معاویہ کو بھی یہ فرمان لکھ کر بھیجا کہ تمہیں حضرت عبادۃ پر کوئی اختیار نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: بہرحال حضرت عبادۃ کے متعلق اور بھی روایتیں ہیں جو انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ خطبہ میں بیان ہوں گی۔

اب میں ایک مرحوم کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جن کا میں جنازہ بھی ابھی پڑھاؤں گا۔ جنازہ حاضر ہے وہ ہیں مکرم طاہر عارف صاحب جو 26/اگست کو بڑی صبر آزما بیماری کے بعد یو۔کے میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے تھے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کو کینسر کی تکلیف تھی اور بڑے صبر سے انہوں نے اس تکلیف کو برداشت کیا۔ پہلے یہ سرکاری افسر تھے اس کے بعد آجکل ان کو میں نے صدر فضل عمر فاؤنڈیشن بنایا تھا۔ مکرم طاہر عارف صاحب 13/فروری 1952ء کو پیدا ہوئے۔ مکرم طاہر عارف صاحب کے والد مکرم چوہدری محمد یار عارف صاحب مبلغ سلسلہ تھے، آپ کو بطور مبلغ انگلستان خدمت کی توفیق ملی نائب امام مسجد لندن بھی رہے ان کے والد محمد یار عارف صاحب۔ نائب وکیل التبشیر تحریک جدید بھی رہے ربوہ میں۔ مولانا مکرم محمد یار عارف صاحب جماعت کے چوٹی کے مناظر اور جید علماء میں شمار ہوتے تھے۔ طاہر عارف صاحب کی والدہ محترمہ عنایت ثریا بیگم تھیں اور ان کے دادا حضرت چوہدری غلام حسین بھٹی صاحب سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ طاہر عارف صاحب بڑے علمی اور ذوق رکھنے والے آدمی تھے اور بڑے کہنہ مشق ادیب بھی تھے اور شاعر بھی تھے۔ کئی کتابیں بھی انہوں نے تصنیف کی ہیں۔ ان کے دو شعری مجموعے مشہور ہیں۔ جب آپ تعلیم کے سلسلہ میں انگلستان میں مقیم تھے تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر چوہدری رشید صاحب نے انگریزی میں جو بچوں کی کتابیں لکھی تھیں ان کتب لکھنے میں بھی ان کو معاونت کی توفیق ملی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کے مطالعہ کا بڑا شوق تھا اور کوئی نہ کوئی کتاب ان کی ہمیشہ زیر مطالعہ رہتی تھی۔ بڑے باقاعدہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے اس پر غور کرنے والے تھے۔ بڑی باقاعدگی سے تہجد کے وقت اٹھنے والے اور تہجد ادا کرنے والے تھے۔ ہمیشہ جماعتی خدمات کے لئے حاضر رہے اور بڑے نڈر انسان تھے۔ بڑا وسیع مطالعہ تھا اور ذہن بھی بڑا اچھا تھا۔ خلافت احمدیہ کے لئے بڑی غیرت رکھنے والے تھے بڑے مخلص اور نڈر احمدی تھے ساری زندگی اس کوشش میں رہے کہ خلافت احمدیہ کے سلطان نصیر بنے رہیں اور باوفا خادم سلسلہ کے طور پر زندگی گزاریں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں نے دیکھا ہے کہ اس کوشش میں اللہ تعالیٰ نے ان کو کامیاب بھی فرمایا۔ میرے کلاس فیلو تھے اور بچپن سے کالج کے زمانے سے میں ان کو جانتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت سے علم حاصل کرنے کا بڑا شوق تھا۔ اچھے ڈیبیٹر بھی ہوا کرتے تھے کالج کی ڈیبیٹوں میں حصہ لیا کرتے تھے، مقرر اچھے تھے، یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ جماعت کے خدام اور واقفین زندگی کے لئے خاص احترام اور پیار کے جذبات رکھتے تھے اور اس کے علاوہ احمدی دوستوں کی جائز مدد کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔
فضل عمر فاؤنڈیشن میں ان کی خدمات کا سلسلہ 2014ء سے شروع ہوتا ہے اس وقت میں نے ان کو ڈائریکٹر فضل عمر فاؤنڈیشن مقرر کیا تھا پھر 2017ء میں چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب کی وفات کے بعد جو اس وقت صدر فضل عمر فاؤنڈیشن تھے، میں نے ان کو صدر فضل عمر فاؤنڈیشن مقرر کیا اور تا وفات یہ صدر فضل عمر فاؤنڈیشن رہے۔ ان کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ ہیں انیسہ طاہر صاحبہ اور بیٹے اسفندیار عارف اور تین بیٹیاں

ہیں طیبہ عارف اورعزیزہ اوج اور بنا طاہر عارف۔

ان کی بیٹی طیبہ عارف طاہر صاحبہ لکھتی ہیں کہ ہمارے والد محترم طاہر عارف صاحب مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ دنیوی ترقیات سے نوازا مگر آپ نے ہمیشہ احمدیت کے تشخص کو بڑی جرأت اور غیرت کے ساتھ برقرار رکھا۔ نہایت دیانتدار قابل اعتبار افسر تھے۔ دین کو ترجیح دینے والے اللہ پر توکل رکھنے والے ایک منکسر المزاج انسان تھے۔ آپ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں بھی محو تھے۔ ہماری امی کہتی ہیں کہ آپ کو ہمیشہ بہت انصاف پسند اور نرم مزاج پایا۔ بلا تفریق چھوٹے بڑے امیر غریب ہر کسی کے ساتھ عہدے سے مبرا ہو کر حسن سلوک سے پیش آتے۔ بعض رشتہ دار لکھ دیتے ہیں، جذبات میں آ کے اور اپنے ذاتی تعلق کی وجہ سے لیکن ان کے بارے میں جو بھی لکھا جا رہا ہے، کیونکہ میں ان کو ذاتی طور پر جانتا ہوں اس لئے سب کچھ حقیقت ہے۔ واقعی یہ ایسے تھے۔

مبارک صدیقی صاحب لکھتے ہیں کہ مرحوم طاہر عارف صاحب کی طبیعت میں عاجزی اور انکساری تھی اور خلیفہ وقت سے انتہائی عقیدت اور اطاعت کا تعلق رکھنے والے تھے۔ بہت ہی اعلیٰ پائے کے شاعر اور ادیب تھے۔ کہتے ہیں میں نے ایک دفعہ ان سے کہا کوئی اپنا پسندیدہ شعر سنائیں۔ اس پر انہوں نے خلافت سے عقیدت کے متعلق اپنا یہ شعر سنایا کہ ۔

آقا تیرا غلام تیرے پاس ہو کبھی
قدموں میں لوٹ جائے بدن گھاس ہو کبھی

کہتے ہیں کہ ایک روز ایک دوستانہ نشست میں میں نے کہا طاہر صاحب! اللہ تعالیٰ نے ہر احمدی کو کسی نہ کسی رنگ میں بہت اعزاز سے نوازا ہے۔ آپ کو پولیس کے محکمے میں بہت بڑے عہدے کا اعزاز ملا ہے۔ کہنے لگے اس سے کہیں بڑھ کر بڑا اعزاز یہ ہے کہ میں احمدی ہوں اور پھر میں خلیفہ وقت کا کلاس فیلو بھی رہ چکا ہوں یہ میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہے۔

حضور انور نے فرمایا: طالبعلمی کے زمانے میں بے تکلفی میں بہت سی باتیں بھی ہو جاتی ہیں لیکن جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مجھے ناظر اعلیٰ مقرر کیا تب سے ہی انہوں نے میرے ساتھ بڑا عزت اور احترام کا سلوک کرنا شروع کیا اور پھر خلافت کے بعد تو اخلاص و وفا میں بہت بڑھ گئے تھے یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے۔

اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے ان کے درجات بلند کرے اور ان کے بچوں کو بھی کامل وفا کے ساتھ جماعت اور خلافت سے وابستہ رکھے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar (aba) 30th - August - 2019

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB